محمد وسیم اختر مفتی

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

[''سیر وسوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین
کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

حضرت سعد کے والد کا نام مالک بن وہیب (اہیب) تھا لیکن اپنی کنیت ابو وقاص سے مشہور تھے۔ عبد مناف حضرت سعد کے دادا اور زہرہ بن کلاب پڑدادا تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ (بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ) اور حضرت سعد کے دادا ایک ہی تھے۔ ان کے والد وقاص آمنہ کے ماموں زاد تھے۔ کلاب بن مرہ پر حضرت سعد کا شجرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب سے مل جاتا ہے۔ حضرت سعد کی والدہ کا نام حمنہ بنت سفیان بن امیہ تھا، پانچویں پشت پر ان کی والدہ کا شجرہ قصی سے جا ملتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی پانچویں جد تھے۔ حضرت سعد کی کنیت ابو اسحاق اور نسبت زہری ہے۔

حضرت سعد ۱۷ (یا ۱۹) سال کی عمر میں حضرت ابوبکر کی دعوت پر مسلمان ہوئے۔ حضرت ابوبکر مشرف بہ اسلام ہونے کے فوراً بعد زبیر بن عوام، عثمان، طلحہ اور عبدالرحمان بن عوف کے ساتھ حضرت سعد کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ آپ نے انھیں اسلام کی دعوت دی، قرآن سنایا اور اسلام کا حق ہونا ثابت کیا تو ان سب نے دین حق قبول کیا۔ اس حساب سے ان کا شمار پہلے ۸ مسلمانوں میں ہوتا ہے۔ حضرت سعد خود کہتے ہیں، ''میں اسلام میں داخل ہونے والا تیسرا شخص تھا (پہلے دو خدیجہ اور ابوبکر تھے)۔ سات دن گزر گئے اور میری یہی پوزیشن (کل مسلمانوں کا تہائی) برقرار رہی۔ کسی نے مجھ سے پہلے اسلام قبول نہ کیا تھا، ہاں ایسے لوگ تھے جو اسی روز نعمت اسلام سے سرفراز ہوئے جس دن میں ایمان لایا تھا۔'' (بخاری: ۲۸۵۸، ۳۷۲۷) ابن حجر کہتے ہیں، ہو سکتا ہے، باقی مومنین اولین کا حال حضرت سعد سے مخفی رہا ہو یا ان کی مراد ہو کہ ان سے پہلے محض ۲ آزاد بالغ مرد مسلمان ہوئے تھے۔ دوسری روایت میں ہے، ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے والا ساتواں مرد تھا۔'' (بخاری

:۵۴۱۲) پہلے ۶ ابوبکر، عثمان، علی، زید بن حارثہ، زبیر اور عبدالرحمان بن عوف تھے۔ایک اور روایت کے مطابق حضرت سعد کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ رہ کر اسلام کی دعوت دے رہے ہیں تو وہ کوہ اجیاد کی کسی گھاٹی میں آپ ﷺ سے ملے اور اسلام قبول کیا۔حضرت سعد بن ابی وقاص 'السابقون الاولون' (سورۂ توبہ: ۱۰۰) میں شامل ہوئے تو ان کی والدہ نے قسم کھالی کہ حضرت سعد سے بات کروں گی نہ کھاؤں پیوں گی حتیٰ کہ وہ اپنا دین چھوڑ دے۔حضرت سعد نے کہا، تو جانتی ہے، اگر تیری سو جانیں ہوتیں اور (میرے دوبارہ مشرک ہونے کی خواہش کرتے ہوئے) ختم ہو جاتیں تو بھی میں دین اسلام نہ چھوڑتا۔تین روز گزرے تھے کہ وہ بھوک سے بے ہوش ہو گئیں۔ان کے بیٹے عمارہ نے پانی پلا کر ان کی بھوک ہڑتال ختم کی۔سورۂ عنکبوت کی آیت: ۸ اسی موقع پر نازل ہوئی، ''وان جاهداك لتشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما''۔اور اگر یہ دونوں (ماں باپ) تیرے درپے ہوں کہ تم میرے ساتھ ایسا شریک ٹھہراؤ جس (کے خدائی میں شریک ہونے) کی تمھارے پاس کوئی علمی (و یقینی) اطلاع نہیں تو ان کی اطاعت نہ کرنا۔'' (مسلم: ۶۲۳۱، مسند احمد: ۱۶۱۴)

اسلام کے ابتدائی دور میں اصحاب رسول ﷺ مکہ کی گھاٹیوں میں چھپ چھپ کر نماز پڑھتے۔ایک بار حضرت سعد بن ابی وقاص کچھ صحابہ کے ساتھ مل کر نماز ادا کر رہے تھے کہ مشرکوں نے دیکھ لیا اور ان کو مارنے دوڑے۔حضرت سعد نے ایک مشرک کو اونٹ کے جبڑے کی ہڈی دے ماری تو وہ زخمی ہو گیا۔یہ شرک و اسلام کی کشمکش میں نکلنے والا پہلا خون تھا۔حبشہ ہجرت کرنے والے مسلمانوں کو قریش کے اسلام لانے کی غلط خبر ملی تو انھوں نے مکہ واپسی کا عزم کیا۔یہ اطلاع غلط ثابت ہونے پر ان میں سے اکثر پلٹ گئے۔تاہم، کچھ اہل ایمان مشرکین کی پناہ لے کر شہر مکہ میں داخل ہو گئے۔ابوحذیفہ بن عتبہ اپنے باپ کی حفاظت میں آئے، عثمان بن مظعون کو ولید بن مغیرہ کی پناہ ملی لیکن انھیں ایک مشرک کی امان میں آنا کھٹکنے لگا اس لیے اسے ٹھکرا دیا۔ایک مجلس جس میں لبید بن ربیعہ موجود تھے، مغیرہ کے بیٹے نے حضرت عثمان کی آنکھ پر تھپڑ دے مارا۔تب حضرت سعد بن ابی وقاص اٹھے اور مارنے والے کی ناک پر ایسی ضرب لگائی کہ اس کی ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

سب سے پہلے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم نے مدینہ ہجرت کی اور اہل مدینہ کو قرآن پڑھانا شروع کیا۔ان کے بعد حضرت بلال، حضرت سعد اور عمار مدینہ پہنچے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ۲۰ صحابہ کی معیت میں مدینہ کا سفر کیا۔ (بخاری: ۳۹۲۵) حضرت سعد اور ان کے چھوٹے بھائی عمیر مدینہ جا کر اس گھر اور باغ میں قیام پذیر ہوئے جو ان کے مشرک بھائی عتبہ بن ابی وقاص نے قبیلۂ بنو عمرو بن عوف میں تعمیر کر رکھا تھا۔اس نے جنگ بعاث سے قبل مکہ میں

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کسی کو قتل کر دیا تھا اس لیے بھاگ کر یثرب چلا گیا اور بنو عمرو میں چھپ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور مصعب بن عمیر میں مواخات قائم فرمائی۔ دوسری روایت کے مطابق حضرت سعد بن معاذ ان کے انصاری بھائی تھے۔ حضرت سعد اور عبداللہ بن مسعود نے ایک تہائی پیداوار کے بدلے میں اپنی زمین ٹھیکے پر دے رکھی تھی۔ (بخاری: باب المزارعۃ بالشطر ونحوہ، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب البیوع والاقضیہ: ۱۵۲)

حضرت سعد بن ابی وقاص کا شمار ان دس صحابہ میں ہوتا ہے جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زندگی ہی میں جنت کی بشارت دے دی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابوبکر جنت میں جائیں گے، عمر جنت میں ہوں گے، عثمان جنتی ہیں، علی جنت میں جائیں گے، طلحہ اہل جنت میں سے ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبدالرحمان بن عوف جنت میں بسیرا کریں گے، حضرت سعد جنت میں ہوں گے، سعید جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح کا حسن انجام جنتیوں کے ساتھ ہو گا۔'' (ابوداؤد: ۴۶۴۹، ترمذی: ۳۷۵۶، مسند احمد: ۱۶۲۹) عشرۂ مبشرہ میں سے چار حضرت سعد، طلحہ، زبیر اور علی ہم عمر تھے۔ حضرت سعد ان چھ صحابہ میں بھی شامل تھے جن کو حضرت عمر نے اپنا جانشین چننے کے لیے نام زد کیا تھا۔ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا کے پہاڑ پر تھے کہ وہ ہلنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حرا ساکن ہو جا، تم پر ایک نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں۔ تب ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ (مسلم: ۶۳۲۸) ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں لگا تار تین رات نشست فرمائی اور دعا کی: ''اللہ! اس دروازے سے ایسے بندے کو لانا جو تم سے محبت رکھتا ہو اور تو بھی اس سے محبت کرتا ہو'' تبھی اس میں سے حضرت سعد داخل ہوئے۔ (مستدرک حاکم: ۶۱۱۷) جابر بن عبداللہ کی روایت ہے، ہم ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت سعد آتے دکھائی دیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ میرے ماموں ہیں، کوئی اپنا ماموں تو دکھائے۔'' (ترمذی: ۳۷۶۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص نے تمام غزوات اور جنگوں میں حصہ لیا۔ مدینہ تشریف آوری کے ۷ ماہ تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے مدینہ سے گزرنے والے قافلوں سے تعرض نہ کیا۔ رمضان ۱ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کی سربراہی میں شام سے مکہ لوٹنے والے قریش کے قافلے کو روکنے کے لیے حمزہ بن عبدالمطلب کی قیادت میں ۳۰ مہاجرین کا ایک دستہ روانہ فرمایا۔ فریقین کے مابین صف آرائی ہو چکی تھی کہ مجدی بن عمرو نے صلح کرا دی۔ شوال ۱ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبیدہ بن حارث کی سربراہی میں ۶۰ یا ۸۰ افراد کا سریہ رابغ کی طرف روانہ فرمایا۔ یہ جحفہ سے ۱۰ میل آگے احیا کے چشمے پر پہنچا تو ابوسفیان (یا مکرز بن حفص) کے ۲۰۰ افراد پر مشتمل قافلے سے اس کی مڈبھیڑ ہوئی۔

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

جنگ نہ ہوئی تاہم، حضرت سعد بن ابی وقاص نے تیر اندازی کی۔ یہ راہ اسلام میں چلنے والا پہلا تیر تھا۔ ذی قعد ۱ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو ۲۰ مہاجرین کے ساتھ خرار بھیجا۔ آپ ﷺ نے مقداد بن عمرو کو سفید پرچم عطا کیا۔ دن کو چھپتے اور رات کو پیدل سفر کرتے ہوئے یہ ۵ دن کے بعد خرار پہنچے تو معلوم ہوا، مشرکین کا قافلہ ایک روز پہلے یہاں سے جا چکا ہے۔ آپ ﷺ نے خرار سے آگے نہ جانے کی ہدایت فرمائی تھی اس لیے یہ دستہ (سریۂ حضرت سعد بن ابی وقاص) واپس لوٹ آیا۔ غزوۂ ابوا: ربیع الاول ۲ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ودّان کا سفر کیا، بنوضمرہ کے سردار مخشی نے جیش نبوی ﷺ سے صلح کر لی اس لیے کوئی معرکہ پیش نہ آیا۔ ربیع الثانی ۲ھ میں آپ ﷺ ۲۰۰ صحابہ کے ساتھ ۱۰۰ افراد اور ۲۵۰۰ اونٹوں پر مشتمل قریش کے ایک تجارتی قافلے کا پیچھا کرنے کے لیے نکلے جو امیہ بن خلف کی سربراہی میں جا رہا تھا۔ آپ ﷺ کا پرچم حضرت سعد بن ابی وقاص نے تھام رکھا تھا۔ یہ غزوۂ بواط تھا، اس میں بھی جنگ کرنا پیش نظر نہ تھا۔ جمادی الثانی ۲ھ میں رسول اکرم نے قریش کی سرگرمیوں کی خبر لینے کے لیے عبداللہ بن جحش کی سربراہی میں ۱۲ مہاجرین کا ایک دستہ جس میں حضرت سعد بھی تھے، مکہ اور طائف کے بیچ واقع نخلہ کی طرف روانہ فرمایا۔ حران کے مقام پر عتبہ بن غزوان کا اونٹ کھو گیا جس پر حضرت سعد بھی اپنی باری سے سفر کر رہے تھے تو دونوں اسے تلاش کرنے لگ گئے۔ ابن جحش قافلے کو لے کر چلتے رہے اور نخلہ پہنچ گئے۔ کشمش، کھالیں اور دوسرا سامان تجارت لے کر قریش کا قافلہ گزرا تو انھوں نے اس پر حملہ کر دیا۔ واقد بن عبداللہ نے تیر مار کر قافلے کے سردار عمرو بن حضرمی کو قتل کر دیا اور عثمان بن عبداللہ اور حکم بن کیسان کو قید کر لیا۔ نوفل بن عبداللہ فرار ہو گیا۔ عبداللہ بن جحش نے تاریخ اسلامی میں حاصل ہونے والے پہلے مال غنیمت کی اپنے تئیں تقسیم کر کے ۱/۵ حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رکھ لیا حالانکہ خمس کا حکم نازل نہ ہوا تھا۔ قریش نے اپنے قیدی چھڑانے کے لیے فدیہ بھیجا تو آپ ﷺ نے اس وقت تک قبول نہ فرمایا جب تک حضرت سعد اور عتبہ صحیح سلامت واپس نہ آ گئے۔ دوسری روایت کے مطابق یہ غزوہ رجب کی ابتدائی تاریخوں میں ہوا۔ مشرکین کی طرف سے حرام مہینے کی حرمت پامال کرنے کا الزام لگا تو ارشاد ربانی نازل ہوا، ''ماہ حرام میں قتال کرنا بہت برا ہے لیکن اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکنا، اسے نہ ماننا، مسجد حرام کا راستہ بند کرنا اور وہاں کے رہنے والوں کو نکال باہر کرنا اس سے بھی بدتر ہے۔'' (سورۂ بقرہ: ۲۱۷)

۲ھ میں بدر کے میدان میں کفر و اسلام کا فیصلہ کن معرکہ ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جاں نثار صحابہ کے ساتھ بدر کے کنوؤں کے قریب قیام فرمایا۔ رات کے وقت آپ ﷺ نے قریش کے لشکر کے بارے میں معلومات

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

حاصل کرنے اور میدان جنگ میں پانی کی موجودگی کا جائزہ لینے کے لیے علی بن ابو طالب، زبیر بن عوام اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو بھیجا۔ وہ قریش کے دو غلاموں اسلم اور عریض کو پکڑ لائے جو پانی بھر رہے تھے۔ ان سے قریش کے لشکر کی تعداد، اس کی جنگی پوزیشنوں اور ذخیرۂ خوراک کے بارے میں اطلاعات ملیں۔ جنگ شروع ہوئی تو نُبیہ بن حجاج حضرت سعد اور حضرت حمزہ کے ہاتھوں قتل ہوا۔ حضرت سعد کے حصہ میں دو قیدی آئے۔ اس بات کو عبداللہ بن مسعود نے یوں روایت کیا ہے، جنگ بدر کے دن حضرت سعد اور عمار اور میں مال غنیمت میں ساجھی تھے۔ حضرت سعد دو مشرکوں کو قید کر لائے، عمار اور میں کچھ نہ حاصل کر سکے۔ (ابوداؤد: ۳۳۸۸) حضرت سعد کے بھائی عمیر نے اسی روز شہادت پائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کم عمر ہونے کی وجہ سے انھیں لوٹا دیا تھا۔ جب وہ رو دیے تو آپ ﷺ نے اجازت عطا فرمائی۔ تب حضرت سعد نے اپنی تلوار کی حمائل انھیں دے دی۔

جنگ احد میں حضرت سعد بن ابی وقاص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہو کر تیر اندازی کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، تیر پھینکو، تم قوی نوجوان ہو۔ آپ ﷺ اپنے ترکش سے تیر نکال کر انھیں پکڑاتے اور فرماتے، ''تیر پھینکو، میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔'' (بخاری: ۴۰۵۵، ترمذی: ۳۷۵۳) عائشہ بنت سعد اپنے والد کا قول بیان کرتی ہیں، اس دن میں تیر اندازی کرتا تو ایک خوب رو، گورا چٹا شخص تیر مجھے واپس لا دیتا۔ میں نے اسے نہ پہچانا، بعد میں مجھے خیال ہوا کہ وہ کوئی فرشتہ تھا۔ حضرت سعد خود روایت کرتے ہیں، جنگ احد کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فدیہ کی دعا (فداك ابی و امی، میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں) دیتے ہوئے اپنے والدین دونوں کا ذکر فرمایا۔ (بخاری: ۲۵۰۹، ۳۷۲۵، ۴۰۵۷) حضرت علی کہتے ہیں، نبیِ رحمت ؐ نے ان الفاظ میں حضرت سعد کے علاوہ کسی کو دعا نہیں دی لیکن ایک دوسری متفق علیہ روایت کے مطابق آپ ﷺ نے خوش ہو کر زبیر بن عوام کے لیے بھی یہی کلمات ''میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں'' ارشاد فرمائے۔ (بخاری: ۲۸۴۶، ۳۷۲۰، مسلم: ۶۳۱۲) ابن حجر کی وضاحت کے مطابق ہو سکتا ہے، زبیر کا واقعہ حضرت علی کے علم ہی میں نہ ہو جو جنگ خندق میں پیش آیا یا ان کی نفی خاص جنگ احد کے ضمن میں ہو۔ جنگ احد ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ اور اسامہ بن زید کی والدہ ام ایمن انصار کی چند عورتوں کے ساتھ پانی بھر رہی تھیں۔ حبان بن عرقہ نے تیر پھینکا جوان کے دامن پر لگا تو وہ ہنسنے لگ گیا۔ آپ ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو تیر پکڑا کر فرمایا، یہ پھینکو، تیر اسے جا لگا تو آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا، حضرت سعد نے اس سے بدلہ لے لیا، اے اللہ! حضرت سعد کی دعا قبول کر اور اس کا تیر نشانے پر لگا۔ ایک مشرک نے مسلمانوں پر تیروں کی بوچھاڑ کر کے آگ سی لگا دی تو حضرت سعد نے اس کے پہلو کا نشانہ لے کر ایسا تیر

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

دے مارا جس کا پھل نہیں تھا۔اس کا تنہ بند گر گیا تو آپ ﷺ بے ساختہ مسکرانے لگے۔(مسلم:۶۳۱۶)حضرت سعد نے اس روز کم از کم ایک ہزار تیر برسائے۔ان کی شجاعت کی وجہ سے انھیں ''فارس اسلام''(اسلام کا شہ سوار) کہا جاتا ہے۔

غزوۂ احد میں (ایک وقت ایسا تھا کہ) طلحہ اور حضرت سعد کے علاوہ آپ ﷺ کے پاس کوئی نہ رہا تھا۔(بخاری: ۴۰۶۰، مسلم:۶۳۲۱) حضرت سعد کے بھائی عتبہ نے پتھر مار کر نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دانت شہید کر دیے، آپ ﷺ کا ہونٹ بھی پھٹ گیا۔حضرت سعد کہتے ہیں، اس دن مجھ سے زیادہ عتبہ کے قتل کا کوئی حریص نہ تھا لیکن وہ میرے ہاتھ نہ آیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد میری تحریک کے لیے کافی تھا، اس شخص پر اللہ کا غضب ٹوٹے گا جس نے اس کے رسول ﷺ کا چہرہ خون آلود کر دیا۔عتبہ اسی سال جہنم رسید ہوا، آپ ﷺ کی بددعا کے مطابق اسے ایمان نصیب نہ ہوا۔حضرت سعد کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں سفید کپڑوں میں ملبوس دو شخص سخت جنگ میں مصروف دیکھے۔کچھ دیر پہلے وہ وہاں نہ تھے اور بعد میں بھی نظر نہ آئے۔(بخاری:۴۰۵۴) یہ جبریل اور میکائیل تھے۔(مسلم:۶۰۰۷) حضرت سعد مزید کہتے ہیں، میں نے اور عبداللہ بن جحش نے یوم احد کو جو دعائیں مانگی تھیں، قبول ہوئیں۔میں نے اللہ سے التجا کی تھی، مشرکوں کا کوئی سورما میرے ہاتھوں مرے اور ایسا ہی ہوا۔ابوسعد بن ابوطلحہ انھی کے ہاتھوں جہنم واصل ہوا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت سعد بتاتے ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں حصہ لیا تو کھانے کو کچھ نہ تھا۔صرف جھاڑ اور ببول کے پتے تھے جو ہم اونٹ بکریوں کی طرح کھا لیتے۔ہم میں سے ہر کوئی حاجت بھی بکریوں کی مینگنیوں کی طرح کرتا۔(بخاری:۳۷۲۸، مسلم:۷۵۴۳) عتبہ بن غزوان کی روایت ہے، ہم سات آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہمیں درختوں کے پتوں کے سوا کھانے کو کچھ نہ ملا جن سے ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔کوئی کپڑا نہ ملا تو میں اور حضرت سعد بن ابی وقاص نے ایک چادر لے کر پھاڑی اور آدھی آدھی لپیٹ لی۔اب ہم میں سے ایک ایک بڑے شہر کا گورنر بنا ہوا ہے اور اللہ کی پناہ! میں بھی اپنے جی میں بڑا اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہو گیا ہوں۔(مسلم:۷۵۴۵) سیدہ عائشہ کی روایت ہے، مدینہ آمد پر ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر سو نہ سکے تو فرمایا، کاش! میرے صحابہ میں سے کوئی بھلا انسان آج رات میری پہرے داری کرتا۔عائشہ فرماتی ہیں، ہم اسی بے خوابی کی کیفیت میں تھے کہ اسلحہ جھنجھنانے کی آواز سنی۔آپ ﷺ نے پوچھا، کون ہے؟ تو جواب ملا، حضرت سعد ہوں یا رسول اللہؐ! آپ ﷺ کی پاسبانی کرنے آیا ہوں۔آپ ﷺ نے حضرت سعد کے لیے دعا فرمائی اور سو گئے حتیٰ

کہ ہم نے آپ ﷺ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ (بخاری: ۲۸۸۵، مسلم: ۶۳۱۰) ایک بار حضرت سعد کی موجودگی میں (کچھ لوگوں نے مانگا تو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں مال تقسیم کیا۔ آپ ﷺ نے ایک مہاجر صحابی (جعیل بن سراقہ) کو چھوڑ دیا جو حضرت سعد کے خیال میں ان سب سے زیادہ نیک اور شریف تھا۔ انھوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے خیال میں یہ مومن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، سعد! میں ایک شخص کو دیتا ہوں حالانکہ دوسرا مجھے زیادہ محبوب ہوتا ہے اس اندیشے کی بنا پر کہ اللہ اسے دوزخ میں اوندھے منہ نہ گرا دے۔ (بخاری: ۱۴۷۸، مسلم: ۲۹۶) حضرت سعد بن ابی وقاص نے ایک بار مال خمس میں سے ایک تلوار لا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی اور کہا، یہ مجھے ہبہ کر دیں۔ آپ ﷺ نے انکار کیا اور فرمایا، جہاں سے اٹھائی ہے وہیں رکھ دو۔ (مسلم: ۴۵۷۸) آپ ﷺ کا انکار اس لیے تھا کیونکہ خمس عام اہل ایمان کے لیے نہیں ہوتا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص انصار سے بہت محبت رکھتے تھے۔ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل تھی۔ ان کے بیٹے عامر نے کہا، ابا جان! میں نے دیکھا ہے کہ آپ انصار سے ایسا بھلا سلوک کرتے ہیں جو کسی دوسرے سے نہیں کرتے تو انھوں نے پوچھا، بیٹے! کیا یہ بات تمھیں کھٹکتی ہے۔ عامر نے کہا، نہیں، میں تو آپ کے طرز عمل سے خوش ہوتا ہوں۔ تب حضرت سعد نے یہ ارشاد نبویؐ سنایا، انصار سے محبت مومن ہی کرتا ہے اور ان سے بغض ایک منافق ہی رکھ سکتا ہے۔ (بخاری: ۳۷۸۳، مسلم: ۱۴۹) حضرت سعد کی زندگی میں ایک واقعہ ایسا بھی گزرا ہے جب انھوں نے اس کے خلاف طرز عمل اختیار کیا، تب شراب کی حرمت کا حکم نازل نہ ہوا تھا۔ حضرت سعد انصار و مہاجرین کے ایک گروہ کے ساتھ بادہ خواری کے لیے کھجوروں کے ایک باغ میں گئے۔ اونٹ کی بھنی ہوئی سری بھی وہاں پڑی تھی۔ حضرت سعد کہتے ہیں، میں نے ان کے ساتھ کھایا پیا۔ انصار و مہاجرین کا ذکر ہوا تو میں نے کہا، مہاجرین انصار سے بہتر ہیں۔ ایک شخص نے اونٹ کا جبڑا اٹھا کر مجھے دے مارا تو میرا ناک زخمی ہو گیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر یہ واقعہ سنایا تو اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی، ''یایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون''، اے اہل ایمان! بلا شبہ شراب، جوا، بت اور پانسے یہ سب شیطان کے ناپاک اعمال ہیں، ان سے بچتے رہو تا کہ نجات پاؤ۔ (سورۂ مائدہ: ۹۰) (مسلم: ۶۳۱۷) حضرت سعد کہتے ہیں، سورۂ انعام کی آیت ۵۲، ''ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون وجھہ، اے نبی! ان لوگوں کو اپنے سے دور نہ ہٹائیں جو اپنے رب کی خوشنودی چاہنے کے لیے صبح و شام اسے پکارتے ہیں۔'' ہم چھ کے بارے میں نازل ہوئی، مشرک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کرتے تھے کہ ہمیں اپنے پاس نہ بیٹھنے دیں۔ انھوں نے ان میں سے تین کے نام نہیں بتائے، باقی تین یہ

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

تھے،سعد،عبداللہ بن مسعوداور بلال۔(مسلم:۶۳۲۰)

صلح حدیبیہ کے موقع پرحضرت علی نے معاہدہ کی تحریرلکھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پرجن مسلمانوں کی گواہی ثبت کرائی ،حضرت سعد بن ابی وقاص ان میں سے ایک تھے۔ان کے علاوہ حضرات ابوبکر،عمر،علی اور عبدالرحمان بن عوف نے دستخط کیے۔فتح مکہ کے موقع پرحضرت سعدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ ۳ پرچم برداروں میں سے ایک تھے۔ان کے پاس مہاجرین کا علم پرچم تھا۔ابوسفیان پران کا گزر ہواتو یوں قدح کی،آج (مشرکین) کی حرمتیں پامال ہوں گی۔ابوسفیان نے نبی صلی اللہ علیہ سلم کوشکایت کی تو آپ ﷺ نے پرچم ان سے لے کرزبیر بن عوام کودے دیا۔حضرت سعد کے بھائی عتبہ بن وقاص نے ان کووصیت کررکھی تھی ،زمعہ کی باندی کا بیٹا تم لے لینا کیونکہ وہ میری اولاد ہے۔مکہ فتح ہواتو حضرت سعداس بچے کوپکڑ کررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے،عبدبن زمعہ بھی ساتھ تھا۔حضرت سعد نے کہا، یہ میرا بھتیجا ہے،عبد نے اصرارکیا، یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ زمعہ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔آپ ﷺ نے بچے کوبغور دیکھا،وہ عتبہ سے گہری مشابہت رکھتا تھا پھر بھی فرمایا،عبدبن زمعہ یہ تیرے پاس رہے گا کیونکہ اس نے تیرے باپ کے بستر پرجنم لیا ہے۔آپ ﷺ نے یہ اصول بھی ارشادکیا،الولد للفراش وللعاھر الحجر ،بچہ اسی کا ہوگا جس کے بستر پر پیدا ہوااور زانی کو پتھر پڑیں گے۔آپ ﷺ نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ کواس کے سامنے جانے سے روک دیا کیونکہ وہ بچے کی عتبہ سے مشابہت دیکھ کر جان سکتی تھیں کہ وہ ان کا بھائی نہیں۔(بخاری:۲۰۵۳،۲۵۳۳)

حجۃ الوداع کے موقع پرحضرت سعدبن ابی وقاص شدید بیمار ہو گئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں مکہ چھوڑ کرحنین روانہ ہوئے پھرجعرانہ سے عمرہ ادا کرنے کے بعدان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔حضرت سعددرد سے مغلوب ہورہے تھے،انھوں نے پوچھا، یارسول اللہ! میں صاحب ثروت ہوں اور (اس وقت) ایک بیٹی کے علاوہ میرا کوئی وارث نہیں، کیا اپنے مال کا دوتہائی (۲/۳) حصہ انفاق کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا،نہیں۔انھوں نے نصف (۱/۲) کی اجازت مانگی تو بھی آپ ﷺ نے نفی میں جواب دیا۔پھرپوچھا تو کیا ایک تہائی (۱/۳) دے ڈالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں! ایک تہائی بہت ہے۔تم اپنے وارثوں کے لیے مال ودولت چھوڑ کرمرو، یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کومحتاج چھوڑ جاؤاوروہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے تم جوانفاق بھی کروگے،اس کا اجر پاؤ گے حتیٰ کہ اپنی اہلیہ کے منہ میں لقمہ ڈالو گے (تو وہ بھی کارثواب ہو گا)۔(بخاری:۱۲۹۵،مسلم:۴۲۱۸)

(باقی)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org